بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

Regd No L 5295

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ • عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل روزنامہ لاہور (پاکستان)

یوم جمعۃ المبارک

۲۷ جمادی الاول ۱۳۶۹ھ — فی پرچہ ۱/-

جلد ۴/۳۸ | ۱۷ امان ۱۳۲۹ ہش | ۱۷ مارچ ۱۹۵۰ء | نمبر ۶۳

حضور ایدہ اللہ نے احمد آباد اور محمود آباد کی اراضی کا معائنہ فرمایا

کنری (سندھ) ۱۶ مارچ۔ مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل بذریعہ تار کنری سے اطلاع دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز محمود آباد احمد آباد اور محمد آباد کی اراضی کا معائنہ فرما کر آج بوقت شام ناصر آباد تشریف لے آئے ہیں۔ حضور کو بخار کی شکایت ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دردِ دل سے دعا جاری رکھیں۔

جماعت احمدیہ لاہور کا ایک غیر معمولی اجلاس

لاہور ۱۶ مارچ۔ محمد عبد المنان صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت احمدیہ لاہور کا ایک غیر معمولی اجلاس بروز اتوار مورخہ ۱۹ مارچ کو ٹھیک ۱۰ بجے صبح جامع مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ منعقد ہوگا جس میں مجلس مشاورت کے لئے نمائندگان کا انتخاب عمل میں لایا جائے گا۔ ہر رکن جماعت کی اس اہم اجلاس میں شرکت ضروری ہے۔

بھارت میں مسلمانوں پر مظالم کے خلاف پاکستان آئین ساز اسمبلی میں حزب مخالف کا اظہار نفرت

مشرقی پاکستان میں ہمارے مسلمان ہمسائے ہم پر جانیں نچھاور کرنے کیلئے تیار ہیں

کراچی ۱۷ مارچ۔ آج پاکستانی پارلیمنٹ میں بجٹ پر عام بحث شروع ہو گئی۔ اور ایوان کے متعدد ارکان نے وزیر خزانہ کو مسلسل تین دفعہ بجٹ کا بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کی مسٹر ہاشم گزدر نے بجٹ کو سراہتے ہوئے کہا یہ امر موجب مسرت ہے کہ بجٹ میں ترقی کی سکیموں کیلئے کافی گنجائش رکھی گئی ہے لیکن میرے خیال میں ہمیں دفاع کیلئے اس سے بھی زیادہ رقم خرچ کرنی چاہئے۔ کیونکہ ہمیں ملک کی ترقی کی سکیموں سے بھی ملک کی آزادی بہت زیادہ عزیز ہے۔ آپ کے بعد مشرقی بنگال کے مسٹر ایم۔ اے حمید نے بجٹ پر گفتگو کرنے کے بعد بھارت کے فرقہ وارانہ فسادات کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ اب تک دو لاکھ مسلمان ہجرت کر کے پاکستان آ چکے ہیں۔ ہمیں چاہئیے کہ مہاجرین کی بحالی کیلئے کچھ اور زیادہ گنجائش نکالیں۔ اس کے بعد حزب مخالف کے ایک رکن بھوپندر کمار دت نے بجٹ پر عام تقریر کرنے کے بعد کہا مشرقی بنگال میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے تعلقات اب بھی برادرانہ ہیں اور حسب معمول ہیں۔ اب بھی بعض ہمسایہ مسلمان اپنے ہندو ہمسایوں پر جانیں نچھاور کرنے کیلئے تیار رہیں۔ البتہ کچھ شرارت پسند عنصر بھی ہے جس کی روک تھام لازمی ہے۔ آپ نے کہا پاکستان کا حزب مخالف بھارت میں مسلمانوں پر توڑے جانیوالے مظالم کو نفرت اور غم و غصے کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ آپ نے تقریر کے آخر میں وزیر اعظم پاکستان کی متوازن شخصیت پر اعتماد کا اظہار بھی کیا۔ آپ نے کہا اقلیتوں کے تحفظ کے مسئلے کا کامل حل تلاش کرنے کیلئے مرکزی اور صوبائی وزراء کی ایک کانفرنس بلائی جائے۔ آپ نے کہا اقلیتوں کا مسئلہ ساری دنیا کا مسئلہ ہے اور اگر پاکستان اس کا حل تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ تو دنیا میں ایک مثال قائم ہو جائے گی۔

ایک اہم سرکاری اطلاع: لاہور ۱۶ مارچ۔ حکومت پنجاب نے ہندوستان یا ہندوستانی ریاستوں سے پنجاب میں آئے ہوئے ان مہاجرین کے حق میں پی۔ سی۔ ایس (ایگزیکٹو برانچ) کے امتحان میں شامل ہونے کی غرض سے ان کی عمر کی شرط کو نرم کر کے تیس سال کی حد مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے یہ امتحان اکتوبر ۱۹۵۰ء میں ہو رہا ہے۔ یہ رعایت صرف مہاجر امیدواروں کے لئے ہوگی۔

تعلیمی اور مذہبی ٹرسٹوں کے کوائف بھیجئے: لاہور ۱۶ مارچ حکومت پنجاب نے ان تمام تعلیمی اور مذہبی ٹرسٹوں (علاوہ وقف علی الاولاد) شفا خانوں اور یتیم خانوں جن کے ساتھ مشرقی پنجاب اور دوسرے مجوزہ علاقوں میں غیر منقولہ جائیدادیں تھیں) سے متعلقہ اشخاص سے حسب ذیل تفصیلات طلب کی ہیں (۱) ادارہ اور اس کی مجلس انتظامیہ کی تفاصیل (۲) متروکہ جائیداد کی نوعیت مقدار اور مالیت (۳) آمد (۴) خدمات کی نوعیت (۵) پنجاب میں حاصل کی ہوئی الاٹمنٹوں کی تفاصیل۔

مالاکنڈ میں بجلی کی چوتھی سکیم: پشاور ۱۶ مارچ۔ آج وزیر اعظم سرحد خان عبد القیوم خان نے مردان میں اسٹیشن کے قریب مالاکنڈ میں بجلی سکیم کی چوتھی توسیع صوبائی کا افتتاح کیا۔ تیسری توسیع ہری پور ہزارہ والی سے اگلے مہینے کے شروع تک ایبٹ آباد کو بھی پہنچنی شروع ہو جائے گی۔ اس وقت تک اس سکیم کے ماتحت پشاور۔ مردان۔ کوہاٹ۔ ہزارہ کے ضلعے۔ مالاکنڈ کے سو قصبے اور دیہاتی مرکز آ چکے ہیں۔

۲۷۴ گوردوارے محفوظ ہیں: نئی دہلی ۱۶ مارچ۔ آج بھارتی پارلیمنٹ میں ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان میں رہ جانے والے ۲۷۴ گوردواروں اور مندروں کی حالت اچھی ہے۔ اور ان کے تقدس کو برقرار رکھا گیا ہے

میر لائق علی پاکستان پہنچ گئے

کراچی ۱۶ مارچ۔ ریڈیو پاکستان کی ایک خبر کے مطابق حیدرآباد (دکن) کے مطابق وزیر اعظم میر لائق علی اپنے کنبے کے سمیت پاکستان پہنچ گئے ہیں یاد رہے کہ آپ ریاست میں ملٹری گورنمنٹ کے قیام کے معاً بعد نظر بند کر دیئے گئے تھے۔ آپ اس ماہ کی ۷ تاریخ سے حیدرآباد (دکن) سے غائب تھے

بجلی کے نرخ میں اضافہ نہیں ہوگا

لاہور ۱۶ مارچ۔ حال ہی میں بعض مقامی اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ پنجاب حکومت بجلی کے نرخوں میں ۳ آنے فی یونٹ کے حساب سے اضافہ کرنے کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔ لہٰذا عوام کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صوبائی حکومت کے زیر غور ایسی کوئی تجویز نہیں ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ بجلی کے نرخوں میں اضافہ کے متعلق خبر پریس رپورٹروں کی کسی غلط فہمی کی بنا پر بعض اخبارات میں چھپی ہے (سرکاری اطلاع)

مختصر لیکن اہم

کراچی ۱۶ مارچ آج شہنشاہ ایران پاکستان کا پندرہ روزہ دورہ ختم کرنے کے بعد صبح کراچی سے روانہ ہو کر تیسرے پہر طہران پہنچ گئے۔ پاکستان کے آٹھ شکاری ہوائی جہاز آپ کے اڑن قلعے کے ہمراہ طہران تک گئے۔

لاہور ۱۶ مارچ۔ خاتون پاکستان مس فاطمہ جناح جو پاکستان میں دانتوں کی صحت کا ہفتہ منانے کے ادارے کی صدر ہیں ۲۰ مارچ کو پہر کے دن لاہور ریڈیو اسٹیشن سے تقریر نشر کر کے صحت کے ہفتے کا افتتاح فرمائیں گی۔

سنگاپور ۱۶ مارچ۔ امریکی اقتصادی وفد جو آجکل جنوب مشرقی ایشیا کا دورہ کر رہا ہے کے صدر نے بتایا کہ ویٹ نام کے سربراہ کو بہت جلد اقتصادی مدد دی جائے گی۔ یہ امداد غالباً دس کروڑ کی ہوگی۔

واشنگٹن ۱۶ مارچ۔ پولینڈ نے عالمگیر بنک اور بین الاقوامی مالی فنڈ سے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ اس نے الزام لگایا ہے۔ بنک نے پولینڈ کو امداد دینے سے اس وجہ سے انکار کیا ہے کہ اس نے مارشل پلان میں شرکت سے انکار کر دیا تھا — تھائی لینڈ کے اس بنک کے رکن بن جانے کے سلسلے میں بات چیت شروع ہو گئی ہے۔

نئی دہلی ۱۶ مارچ۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو آج دوسری دفعہ مغربی بنگال کے فساد زدہ علاقوں کا دورہ کرنے کے بعد کلکتہ سے نئی دہلی پہنچ گئے۔

لندن ۱۶ مارچ۔ پاکستانی سفیر مقیم برطانیہ نے کل پاکستانی طلبہ کی فیڈریشن کے سالانہ ڈنر کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ حکومت فیڈریشن کو باقاعدہ مالی امداد بہم پہنچانے کے معاملے پر غور کر رہی ہے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ ارشادات

جماعت کے دوستوں کو ہمیشہ چھوٹی چھوٹی باتوں سے نصیحت حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے

(از مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ مارچ ۱۹۵۰ء میں بمقام ناصر آباد (سندھ) جو کچھ فرمایا۔ اس کا ملخص احباب کی آگاہی کیلئے ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا:۔ میں قریباً دو ہفتہ سے گلے کی تکلیف سے بیمار ہوں۔ پہلے تو آواز بالکل بند ہو چکی تھی۔ لیکن پھر آواز کھلنی شروع ہو گئی مگر صرف اس حد تک کہ ایک دو فقرے بولنے کے بعد طبیعت خراب ہو جاتی تھی۔ اس کے بعد پھر آہستہ آہستہ کچھ اور آواز کھلنی شروع ہوئی۔ اور اب اس حد تک کھل چکی ہے کہ میں آہستہ آواز سے دیر تک باتیں کر سکتا ہوں۔ کبھی بیماری کا خیال نہ رہے اور اونچی آواز سے باتیں شروع کر دوں تو پھر گلے میں درد شروع ہو جاتی ہے۔ اس تکلیف کی وجہ سے میں نے دیر سے کوئی خطبہ نہیں پڑھا۔ ربوہ سے چلتے وقت میں نے پہلا خطبہ پڑھا تھا اور اب یہ دوسرا خطبہ پڑھ رہا ہوں۔ ربوہ میں یہ آسانی تھی کہ وہاں لاؤڈ سپیکر تھا اور میری آواز پھیل جاتی تھی۔ لیکن یہاں لاؤڈ سپیکر نہ ہونے کی وجہ سے صرف چند دوستوں تک ہی آواز پہنچ سکتی ہے۔ بہرحال اب بھی جتنی آواز سے میں بول سکتا ہوں اتنا بولنے سے بھی بعد میں درد شروع ہو جاتی ہے۔ چنانچہ پچھلے خطبہ کے بعد دو تین دن تک تکلیف زیادہ رہی۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ وہ حالت جاتی رہی ڈاکٹر کہتے ہیں کہ یہ مرض بڑی عمر میں ایک لمبے عرصہ کے بعد اچھی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ یہ مرض کتنا وقت لے گی۔ بظاہر تو یہ نظر آتا ہے کہ لمبا وقت لے گی کیونکہ ذرا بھی بولوں تو بار بار گلے میں بلغم پھنسنے لگتا ہے اور بعض دفعہ جب بلغم نہیں نکلتی تو گلے میں خراش دیتی ہے اور بار بار کھانسنا پڑتا ہے۔ بہرحال جہاں تک میرے گلے میں طاقت ہے میں نے یہی ارادہ کیا کہ خود خطبہ پڑھاؤں گو وہ مختصر ہی کیوں نہ ہو اور درحقیقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تو مختصر خطبہ ہی پڑھا جاتا تھا۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا خطبہ بعض دفعہ نماز سے آدھا ہوتا تھا۔ یعنی اگر نماز میں دس منٹ صرف ہوتے تھے تو خطبہ میں پانچ منٹ صرف ہوتے تھے۔ کیونکہ اس زمانہ میں لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں کو سمجھنے اور ان سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ لیکن اس زمانہ میں جب تک مغز خوری نہ کی جائے لوگ بات کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ جو باتیں آجکل لمبی لمبی تقریروں سے حاصل کی جاتی ہیں وہ کسی زمانہ میں محض ایک دو مثالوں سے ہی حاصل کر لی جاتی تھیں۔ یا ایک دو فقرے سن کر ہی لوگ نصیحت حاصل کر لیتے تھے۔ اس زمانہ میں حقیقت پر عمل کرنے کی کوشش کی جاتی تھی۔ لیکن آجکل جذبات سے کھیلنے کی کوشش کی جاتی ہے اور جذبات ابھارنے کے لئے لمبی تقریر کی ضرورت ہوتی ہے۔ پہلے ایک مقرر تمہید باندھتا ہے اور اس میں ایسی باتیں بیان کرنا شروع کرتا ہے جو لوگوں کے مسلمات میں سے ہوتی ہیں اور جن کو وہ مدت سے صحیح تسلیم کرتے چلے آ رہے ہوتے ہیں پھر وہ ان مسلمات پر اپنی بات کی بنیاد رکھ کر پیش کرتا ہے۔ تا کہ وہ ان مسلمات کے ساتھ ان کے دماغ میں گھس جائے۔ اور جب وہ اس بات کو ایسی شکل میں پیش کر دیتا ہے کہ سننے والے اسے مان سکیں تو پھر وہ اس بات کی طرف ان کے دماغوں کو پھیرتا ہے کہ اس کے بغیر ان کا گذارہ ہی نہیں۔ اور یہ کہ اگر انہوں نے فلاں بات نہ مانی تو ان پر تباہی آ جائے گی۔ اس طرح وہ ان کے جذبات کو ابھار دیتا ہے۔ اور اتنے لمبے کام کے بعد اپنے مقصد میں کامیاب ہوتا ہے لیکن چونکہ جذبات کو ابھارنا عقل کو کمزور کر دیتا ہے اس لئے بسا اوقات یہ طریق ایسے لوگ بھی اختیار کر لیتے ہیں جو سچائی کی خدمت کرنا نہیں چاہتے بلکہ جھوٹ پھیلانا چاہتے ہیں۔ جس طرح ایک ننگی دوائی جس پر کوئی اور چیز چڑھی ہوئی نہ ہو پھر کھانے والے کو بتا دیتی ہے کہ وہ کڑوی ہے یا کھٹی ہے یا میٹھی ہے۔ لیکن اگر اس پر کھانڈ چڑھی ہوئی ہو تو کڑوی بھی میٹھی معلوم ہو گی اور پھیکی بھی میٹھی معلوم ہو گی اور میٹھی بھی میٹھی معلوم ہو گی اسی طرح جب جذبات کو بیدار کیا جائے تو سچ بھی جوش دلا دیتا ہے اور جھوٹ بھی جوش دلا دیتا ہے اور انصاف کے لئے بھی لوگوں کو ابھار دیا جاتا ہے۔ اور ظلم کے لئے بھی لوگوں کو ابھار دیا جاتا ہے۔ پس اصل اور درست طریق تو وہی تھا جو پہلے زمانوں میں رائج تھا کہ مختصر بات بیان کی جاتی۔ اور اس میں حقیقت کو واضح کر دیا جاتا۔ لیکن چونکہ اس زمانہ میں لوگ جذبات سے کھیلنے لگ گئے ہیں اور وہ بات کو ایسے رنگ میں پیش کرتے ہیں کہ سچائی چھپ جاتی ہے۔ اور اس کی شکل بالکل اور بن جاتی ہے۔ اس لئے سچ کو بھی اسی حربہ سے کام لینا پڑتا ہے۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ آگ سے کسی کو عذاب دینا جائز نہیں۔ لیکن چونکہ اس زمانہ میں دشمن توپ اور بندوق استعمال کرتا ہے۔ اس لئے مسلمانوں کے لئے بھی ان چیزوں کا جوابی استعمال جائز ہے۔ پس گو اس زمانہ کے حالات کے مطابق لمبی تقریریں کرنا بھی درست ہے مگر میرے گلے کی موجودہ حالت ایسی نہیں کہ میں کوئی لمبی بات کر سکوں۔ شائد اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کے دوستوں کو یہ عادت ڈالنا چاہتا ہے۔ کہ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں سے نصیحت حاصل کرنے کی کوشش کیا کریں۔ بہرحال دوستوں کو یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ لمبے خطبے سنت نہیں بلکہ سنت یہی ہے کہ مختصر خطبہ پڑھا جائے۔

من بنی للہ مسجداً بنی اللہ لہ بیتاً فی الجنۃ

احمدی بہنیں توجہ فرمائیں

ہیگ (ہالینڈ) اور واشنگٹن (امریکہ) میں مساجد کی تعمیر کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا منشاء ہے کہ یہ مساجد لنڈن مسجد کی مانند احمدی مستورات کی قربانی سے تعمیر کی جائیں۔ احمدی بہنوں کو ثواب کے اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور اس تحریک میں دل کھول کر حصہ لینا چاہیئے۔ لجنات اماء اللہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ منظم کوشش کر کے وعدوں کی فہرستیں جلد سے جلد بھجوا دی جائیں۔ ابتدائی اخراجات کے لئے دو لاکھ روپے کی فوری ضرورت ہے۔ ہر احمدی بہن کی قربانی سلسلہ کی اہم ضرورت کے مطابق ہونی چاہیئے۔

عبد الرشید قریشی وکیل المال ثانی

احباب ۳۱ مارچ کو یاد رکھیں

"جو لوگ وعدے کریں وہ جلد سے جلد ان کو پورا کرنے کی کوشش بھی کریں۔ تا ان کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہونچے۔ چاہیئے کہ جو دوست سابقون میں ہونا چاہیں وہ ۳۱ مارچ تک اپنے چندے کو ادا کر دیں۔"

"آپ ایک برگزیدہ الٰہی جماعت میں سے ہیں۔ سابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش آپ کا حق ہے۔ جسے پانے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

۳۱ مارچ کی شام کو تحریک جدید کے وعدہ جات پورا کرنے والے مخلصین کی فہرست حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کی جائے گی۔ امید ہے دوست حضور کی اس دعا سے حصہ پانے کی پوری کوشش فرمائیں گے۔

عبد الرشید قریشی وکیل المال ثانی

نقد ونظر

اسلام اور ملکیت زمین

مصنفہ امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ طبع اول ۲۶۴ صفحات کاغذ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت ۲/۸ روپے وکیل الدیوان ناشر سے ربوہ ضلع جھنگ یا مکتبہ تحریک متصل دیوا یونیورسٹی انارکلی لاہور سے طلب کریں۔

یہ کتاب اسلام میں ملکیت زمین کے مسئلہ پر ایک تحقیقاتی تبصرہ ہے جس میں اس مسئلہ کے ہر پہلو پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ ہر شخص جو اس اہم مسئلہ سے کچھ دلچسپی رکھتا ہے۔ اس کے لئے اس کتاب کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔

ضروری اعلان

تمام جماعتوں کو ایجنڈا مجلس مشاورت ۱۹۵۰ء بذریعہ ڈاک بھجوا دیا گیا ہے۔ اگر کسی جماعت کو ایجنڈا کی کاپی ابھی تک نہ پہونچی ہو تو دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ کو فوراً اطلاع دیکر منگوا لے

اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس مشاورت

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور کے لئے ضروری اعلان

تمام کالجوں کے جملہ احمدی طلباء کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ بروز جمعہ ۱۷ مارچ نماز جمعہ کے بعد رتن باغ میں نئے سال کے لئے عہدہ داروں کا

روزنامہ الفضل ——— لاہور

۱۷ مارچ سنہ ۱۹۵۰ء

اسلام اور سیاسی مجتہد

جب ہم قرآن کریم کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس میں جابجا کفار کے اس قسم کے اقوال پاتے ہیں۔

قال الملاء الذین استکبروا من قومہ لنخرجنك یا شعیب والذین اٰمنوا معك من قریتنا او لتعودن فی ملتنا (الاعراف)

قوم شعیب کے سرداروں میں سے جنہوں نے تکبر کیا کہا کہ اے شعیبؑ ہم تم کو اور تمہارے ساتھ ایمان لانے والے رب کو اپنے شہر سے نکال دیں گے۔ اور یا یہ ہوگا کہ تم ہمارے مذہب میں لوٹ آؤ گے اس پر حضرت شعیب علیہ السلام نے کہا کیا اگر ہم ناپسند کریں۔ تو پھر بھی تمہارے مذہب میں لوٹ آئیں ہ قال اولو کنا کارھین

اس کے مقابلہ میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ارشاد الٰہی ملاحظہ ہو

ولو شاء ربك لاٰمن من فی الارض کلھم جمیعاً افانت تکرہ الناس حتٰی یکونوا مومنین وما کان لنفس ان تومن الا باذن اللہ ویجعل الرجس علی الذین لا یعقلون (یونس ع)

اے رسول اگر اللہ تعالےٰ پسند کرتا تو روئے زمین کے تمام رہنے والے ایمان لے آتے پس کیا تم لوگوں کو مجبور کرو گے کہ وہ ایمان لے آئیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے حکم کے سوا کوئی نفس ایمان نہیں لاتا۔ اور اللہ تعالےٰ ان لوگوں پر گندگی ڈال دیتا ہے۔ جو عقل کو کام میں نہیں لاتے۔

ہم نے یہ آیات بطور مثال کے پیش کی ہیں۔ یہ دکھانے کے لئے کہ کفار کا کیا طریق کار ہوتا ہے۔ اور مومنوں کو اشاعت دین کے لئے اللہ تعالےٰ کیا طریق کار اختیار کرنے کی ہدایت فرماتا ہے۔ جبر و اکراہ کفر کا طریق کار ہوتا ہے لیکن اسلام کا طریق کار اللہ تعالےٰ اس طرح مقرر کرتا ہے

ادع الی سبیل ربك بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن (النحل ع ۱۶)

اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت اور اچھے وعظ سے بلاؤ۔ اور ان سے اچھے طریق سے مجادلہ کرو۔

کفر و اسلام دونوں کے طریق کار میں کیوں فرق ہے؟ اس لئے کہ ایک کفر ہے اور ایک اسلام ایک غلط اور خلاف عقل راستہ ہے۔ اور ایک صحیح اور فطری راستہ ہے۔ کفر حکمت اور موعظہ حسنہ کے سامنے ٹھہر نہیں سکتا۔ اس لئے اس کو اپنے پیروؤں کو اپنے گرد جمع رکھنے کے لئے جبر و استبداد کی ضرورت ہوتی ہے۔ کفر محض انسانوں کی نفسانیت کی تحریک ہوتی ہے۔ اس لئے محدود الاثر ہوتی ہے دیرپا نہیں ہوتی۔ جب بھی عقل اور فطرت کی کسوٹی پر اس کو کسا جاتا ہے۔ تو اس کی ساری ملمع سازی کھل جاتی ہے۔ اس لئے ائمہ کفر کے لئے جبر و اکراہ ضروری ہوتا ہے۔

اس کی صداقت موجودہ مغربی تحریکوں کی جانچ پڑتال سے کھل سکتی ہے۔ اس وقت دو نظریے ایک دوسرے کے مقابل کھڑے ہیں سرمایہ داری اور اشتراکیت ایک دوسرے پر محض مادی طاقت کے بل پر فوقیت لے جانا چاہتے ہیں۔ اگر ایک ایٹم بم بناتا ہے۔ تو دوسرا بھی بناتا ہے۔ پھر ایک نظریہ فاشزم یا نازیت کا ہے وہ بھی انسانوں کا نکالا ہؤا ہے۔ اس کا طریق کار بھی جبر و اکراہ ہے۔

ان انسانی بنائے ہوئے نظریات کے مقابلہ میں اللہ تعالےٰ کا بنایا ہؤا اسلام ہے۔ اللہ تعالےٰ چونکہ علیم ہے حکیم ہے اور عزیز ہے۔ اس لئے اس کا بنایا ہؤا نظریہ کسی جبر و اکراہ کا مرہون نہیں ہو سکتا۔ وہ اس ذات کا بنایا ہؤا ہے۔ جس کو اپنے عقل کل ہونے پر اعتماد ہے۔ وہ جانتا ہے کہ آخر دنیا اس طرف آئیگی۔ اپنی عقل کی پگڈنڈیوں پر بھٹکنے والے جتنا بھٹکنا چاہے۔ ہم شاہراہ کے کنارے پر رشد و ہدایت کا چراغ روشن کر کے رکھ دیتے ہیں

لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی

اللہ تعالےٰ نے اس طرح اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ تم کو جبر و اکراہ کا کوئی طریق استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ بس سیدھے راستہ کی نشاندہی کر دو۔

قرآن کریم میں بار بار ان دونوں طریقوں کو ممیز کر کے دکھایا گیا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اس کو فراموش کر دیا۔ اور جب مغربی نظریات فضا میں پھیل گئے۔ اور ان کا دباؤ ان کو محسوس ہونے لگا۔ تو ان کو ذرا سا ہوش آیا۔ مگر کسطرح؟ انہوں نے قرآن کریم کو پڑھا۔ مگر آنکھوں پر مغربی نظریات کی عینک لگا کر۔ اس لئے انہوں نے کہا کہ اسلام بھی ایک تحریک ہے۔ ایک نظریہ ہے اسی طرح کی ایک تحریک اسی طرح کا ایک نظریہ جس طرح اشتراکی۔ سرمایہ داری فاشزم تحریکیں اور نظریئے ہیں۔ انہوں نے یہ فراموش کر دیا کہ اسلام اشتراکیت اور فاشزم کی طرح انسانی دماغ کی نکالی ہوئی تحریک نہیں۔ بلکہ یہ ازلی و ابدی خدا۔ علیم و حکیم خدا اور اس خدا کی بنائی ہوئی تحریک ہے۔ جو تمام صداقتوں کا اور تمام نوروں کا منبع ہے۔ اس کو جبر و اکراہ کے سہارے کی ضرورت نہیں۔ اس لئے انہوں نے اشتراکیت اور فاشزم سے الہام لے کر کہا۔

"تلوار کے زور سے پرانے ظالمانہ نظام زندگی کو بدل دینا اور نیا عادلانہ نظام مرتب کرنا بھی جہاد ہے۔"

(رسالہ جہاد فی سبیل اللہ مصنفہ مودودی صاحب صفحہ ۹)

اللہ تعالےٰ نے تو قرآن کریم میں بتایا تھا کہ جبر و اکراہ صرف کفار عناد کا طریق کار ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ الفاظ انہی کی زبانوں پر آتے ہیں۔

لنرجمنکم۔ لنخرجنك او لتعودن فی ملتنا

مگر انبیاء علیہم السلام اس کے جواب میں یہی کہا کرتے ہیں۔

"اولو کنا کارھین"

لیکن اب بیسویں صدی کے ایک عالم دین اٹھتے ہیں اور فرماتے ہیں اس ترتیب کو بدل ڈالو۔ اور اے مومنو کہو

ہم تمہارا پرانا نظام تلوار سے بدل ڈالینگے اور بے شک کفار چلایا کریں۔

"اولو کنا کارھین"؟

قرآن کریم نے تو فرمایا تھا کہ

ادع الی سبیل ربك بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ

یعنی اللہ تعالےٰ کی راہ کی طرف حکمت اور موعظہ حسنہ سے بلاؤ اور پھر انبیاء علیہم السلام کے متعلق فرمایا تھا

وما نرسل المرسلین الا مبشرین ومنذرین

یعنی ہم اپنے رسولوں کو صرف مبشرین و منذرین بنا کر ارسال کرتے ہیں۔ اور پھر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے فرمایا

فذکر انما انت مذکر لست علیھم بمصیطر ——— وما انت علیھم بجبار ——— وما جعلناك علیھم حفیظاً وما انت علیھم بوکیل

یعنی انہیں وعظ و نصیحت کر کیونکہ تو صرف نصیحت کرنے والا ہے۔ تو کوئی ان پر داروغہ نہیں ——— اور تو ان پر خدائی فوجدار نہیں ——— اور ہم نے تجھے ان پر محافظ مقرر نہیں کیا۔ اور نہ ان پر وکیل مقرر کیا ہے۔

پھر قرآن کریم اسلام کی الکتاب کے متعلق اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے کہ

ان ھذہ تذکرۃ ۔ فمن شاء اتخذ الی ربہ سبیلاً ——— کلا انہ تذکرۃ فمن شاء ذکرہ

یعنی یہ قرآن کریم صرف نصیحت ہے۔ پس جو چاہے اس پر عمل کر کے اپنے رب کا راستہ پا لے (یہ کوئی ہٹلر اور سٹالین کی کتاب نہیں ہے۔ کہ تم جبر و اکراہ سے اس کو دوسروں پر ٹھونسو ہرگز نہیں بلکہ) یہ تو صرف نصیحت ہے جو چاہے نصیحت حاصل کر لے۔

یہ تو ہے اللہ تعالےٰ کا اسلام جو اس نے قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے۔ یہ باتیں اس الکتاب کی ہیں جو اس نے سیدنا حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی ہیں۔ اب ذرا مودودی صاحب کا من گھڑت فتوے بھی سنیئے۔

یہ (اسلامی جماعت۔ ناقل) مذہبی تبلیغ کرنے والے واعظین (Missionaries) اور مبشرین (Preachers) کی جماعت نہیں بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہے (لتکونوا شھداء علی الناس) اور اس کا کام یہ ہے کہ دنیا سے ظلم فتنہ۔ فساد۔ طغیان اور ناجائز انتفاع کو بزور مٹا دے ارباب من دون اللہ کی خداوندی کو ختم کر دے اور بدی کی جگہ نیکی قائم کرے۔

قاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین للہ ——— الا تفعلوہ تکن فتنۃ فی الارض وفساد کبیر۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون۔

لہذا اس پارٹی کے لئے حکومت کے اقتدار پر قبضہ کئے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے وغیرہ وغیرہ

(رسالہ جہاد [illegible] ۲۲)

آپ اس عبارت میں قرآن [illegible] دیکھ کر یہ خیال نہ کریں۔ کہ ان آیات میں [illegible]

(باقی صفحہ ۱ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

نائیجیریا میں احمدی مجاہدین کے ذریعے تبلیغ اسلام

انفرادی ملاقاتیں۔ پبلک لیکچر۔ لٹریچر کی اشاعت۔ احمدیہ کالج کے لئے زمین خریدنے کی کوشش

(از مکرم مولوی نور احمد صاحب نسیم بی۔ اے انچارج نائیجیریا مشن)

عرصہ زیر رپورٹ میں برادرم مکرم قریشی صاحب پہلے کانو اور اس کے مضافات میں اور اس کے بعد اپنے ہیڈ کوارٹر زاریہ اور اس کے مضافات میں مصروف تبلیغ رہے۔ لائبریریوں۔ تھنڈیوں اور دیگر ایسے مقامات پر جہاں لوگوں کے ملاقات کے زیادہ مواقع ہوتے ہیں۔ بار بار جاکر پیغام احمدیت سنانے اور دہراتے رہے۔ اندازاً پانچ صد احباب سے انفرادی طور پر مل کر گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ بعض احباب کو سلسلہ کا لٹریچر بھی دیا گیا زاریہ کے قیام کے دوران میں آپ زراعت سنٹر زاریہ کالج اور کارکس ٹریننگ سنٹر وغیرہم میں جاکر طلبا اور اساتذہ سے تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ ایسی ملاقاتوں کے نتیجے میں خدا کے فضل سے وہ لوگ جو قوم کا ستون بننے والے ہیں۔ ان تک پیغام احمدیت پہنچ جاتا ہے اور امید کی جاسکتی ہے کہ آج کی سنی ہوئی باتیں کل کو کچھ نہ کچھ اثر ضرور پیدا کریں گی۔

انفرادی اور زبانی تبلیغ کے علاوہ پچاس کے قریب تبلیغی خطوط لکھے اور متعدد احباب کو سلسلہ کا لٹریچر ارسال کیا۔

جماعت کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں قرآن کریم اور حدیث شریف کا درس دیتے رہے۔ کانو کے قیام کے دوران میں وہاں کے مشن کے لئے سیکرٹری تعلیم و تربیت کا انتخاب کرایا۔ درس کے علاوہ نماز سادہ اور باترجمہ کے اسباق بھی دیتے رہے

ہماری جدوجہد میں چندوں کی وصولی بہت بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ چنانچہ کانو اور زاریہ میں برادرم موصوف اکثر چندوں کی تحریک کرتے رہے۔ اور چندہ عام اور چندہ فضل عمر احمدیہ سکول وصول کر کے لیگوس بھیجا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے

اگرچہ بعض ملاقاتوں کے مواقع کا اوپر ذکر کر دیا گیا ہے۔ لیکن یہ رپورٹ تشنۂ تکمیل رہے گی اگر اس میں بعض خاص ملاقاتوں کا ذکر نہ کیا گیا ان ملاقاتوں کے سلسلہ میں یہ احباب قابل ذکر ہیں معلم اعلیٰ صاحب مدوری۔ ایگریکلچر افیسر سمرو زاریہ پرنسپل صاحب زاریہ کالج اور ایڈیٹر صاحب اخبار گسکیا۔ یہ تمام احباب ایسے ہیں کہ ان کے اثر کا حلقہ بہت وسیع ہے اور ان سے گفت و شنید کافی دور رس پیدا کر سکتی ہے۔ گسکیا اخبار کے ایڈیٹر صاحب تو متعدد ملاقاتوں کی وجہ سے احمدیت سے کافی حد تک واقف ہو چکے ہیں اور اب اکثر مسائل میں احمدیت کے بہت قریب ہیں۔

برادرم مکرم جناب سید احمد شاہ صاحب عرصہ زیر رپورٹ میں کچھ عرصہ اوو (Owo) میں رہے اور کچھ عرصہ اس مقام تیس میل کے فاصلہ پر اکاڑے Akure میں رہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ تربیت کے سلسلہ میں جماعت میں "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم (انگریزی ترجمہ) اور فتاویٰ احمدیہ کا درس دیتے رہے۔ قرآن کریم اور یسرنا القرآن پڑھاتے رہے۔ نماز اور دعائیں یاد کراتے رہے۔ اور حسب موقع احباب کے سوالات کے جواب دیتے رہے۔

انفرادی طور پر تقریباً دو صد عیسائی اور مسلمان احباب سے ملاقات کی۔ بعض کو اپنے مکان پر مدعو کیا اور پیغام حق سنایا۔ طالبان حق کے سوالات کے جوابات دیئے۔

دو اجلاسوں کی صدارت کی۔ جن میں جماعت کی تعلیم و تربیت کے طریقے۔ چندوں کی وصولی اور نماز باجماعت ادا کرنے اور عہدیداروں کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ مرکز سے تعلق مضبوط کرنے اور خط و کتابت کو جاری رکھنے اور دعاؤں کے لئے لکھنے کی تاکید کی۔ اختتام پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کو دہرایا۔

ایک پبلک لیکچر میں صداقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے قرآن کریم و بائیبل ثابت کی۔ سامعین کی تعداد تقریباً تین سو تھی۔ لیکچر کے بعد متعدد پمفلٹ تقسیم کئے۔ خاص ملاقاتوں کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل احباب قابل ذکر ہیں۔ اوو اور اکاڑے کے چیفس ایک آرچ ڈیکن اور ایک ریورنڈ۔ ان احباب کو اسلام اور احمدیت کی تعلیم سے اور پیغام سے آگاہ کیا۔ احمدیت کے مشنوں سے اطلاع دی۔ ان کے اوو کے ڈسٹرکٹ آفیسر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس سے اور اکورے کے ریذیڈنٹ سے ملاقات کی۔ یہ تمام ملاقاتیں ایک ٹورنامنٹ کے موقع پر ہوئیں جہاں ان کو تعارف کے بعد اپنی آمد کی غرض و غایت اور پیغام احمدیت اور مشنوں سے اطلاع دی۔

خطوط کے جواب دیئے پمفلٹ دستی تقسیم کرنے کے علاوہ ڈاک کے ذریعہ بھی ارسال کئے اور دیواروں اور لاریوں پر بھی چسپاں کئے۔ مردم شماری کے لئے احباب کو ان کے کھیتوں میں پیغام پہنچایا اور ان کی آمد پر ان کے نام نوٹ کئے

لیگوس:۔ مجوزہ کالج

بہت عرصے سے نائیجیریا میں احمدیہ کالج کا اجراء زیر تجویز ہے۔ اس سلسلہ میں ایک زمین کا ٹکڑا جس کا رقبہ چالیس ایکڑ ہے اس کے خریدنے کی کوشش کی جاتی رہی۔ متعدد دفعہ خاکسار مالک زمین سے ملا اور آخر قیمت کا فیصلہ آٹھ سو پونڈ پر ہوا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے منظوری عطا ہو گئی۔ اور جب خرید کے سلسلہ میں آخری مرحلہ طے پا رہا تھا۔ تو مالک زمین نے زمین فروخت کرنے کا ارادہ بدل لیا۔ اب زمین کے بعض اور ٹکڑے زیر غور ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس امر میں کامیابی عطا کرے اور جلد ہی کالج کی تجویز کو عملی جامہ پہنانے کی توفیق دے۔ آمین

خدام الاحمدیہ

گذشتہ رپورٹوں میں خدام الاحمدیہ لیگوس کے قیام اور ان کی بعض مساعی کا ذکر کر چکا ہوں نومبر کے مہینے میں گورنمنٹ کے مقرر کردہ کالونی ویلفیر آفیسر (جن کا ایک کام ملک کے نوجوانوں کی تربیت اور ان کے لئے مفید دلچسپیاں پیدا کرنا ہے) سے تحریراً تعلق پیدا کیا گیا۔ ایک خط کے ذریعہ خدام الاحمدیہ لیگوس کے قیام اور اسکی اغراض و مقاصد سے اطلاع دی گئی اور خواہش کی گئی۔ کہ نوجوانوں کے لئے جو رسالہ "ینگ نائیجیریا" شائع ہوتا ہے۔ وہ ہماری مجلس کو بھی ارسال کیا جایا کرے۔ چنانچہ اس رسالے کے ایک شمارے کی تین کاپیاں ہم کو ملیں۔

ہیومین کلر (Humane Killer)

ہیومین کلر ایک ایسا آلہ ہے۔ جس سے ذبح کئے جانے والے جانور کو ذبح کرنے سے قبل بیہوش کر دیا جاتا ہے۔ تاکہ جانور کو چھری کے استعمال کا احساس نہ ہو۔ ماہ زیر رپورٹ میں حفاظت مویشیاں کی سوسائٹی کی طرف سے اخبار میں ایک رپورٹ چھپی۔ جس میں یہ بھی درج تھا کہ نائیجیریا میں اس آلے کی درآمد کا انتظام کیا گیا ہے اور کہ عنقریب ہی یہاں بھی اس آلے سے فائدہ اٹھایا جاسکیگا چونکہ ذبح کرنے کا یہ طریق اسلامی شریعت کے مطابق ناجائز ہے۔ اسلئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس ہدایت کے ماتحت کہ اس کے خلاف خوب پروپیگنڈا کیا جائے۔ خاکسار نے ایک اشتہار چھپوا کر لیگوس کی دیواروں پر چسپاں کر دیا اور نائیجیریا کے دوسرے شہروں میں بھی اسکے چسپاں کروانے کا انتظام کیا۔ اشتہار کا مضمون صرف اتنا تھا کہ ہیومین کلر سے ذبح شدہ جانور کا گوشت اسلامی شریعت کے مطابق حرام ہے اس اشتہار میں قطعی اسبات کی طرف اشارہ نہ تھا کہ لیگوس میں ایسا گوشت استعمال ہو رہا ہے لیکن چونکہ ہیلتھ آفیسر کا ضمیر اس معاملے میں گنہگار تھا۔ بوجہ اسکے کہ مسلمانوں کو بتائے بغیر اس کا استعمال شروع کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ اسلئے انہوں نے اس اشتہار کے بعد دیگر مسلمان اکابرین کی ایک میٹنگ بلائی اور اس میں خاکسار کو بھی مدعو کیا۔ میرا اشتہار بحث کا موضوع تھا۔ آخر انہوں نے یقین دلایا کہ فی الحال اس آلے کا استعمال زیر غور نہیں ہے۔ لیکن جب بھی اس کا استعمال شروع کرنا ہوگا۔ مسلمانوں سے ضرور مشورہ کیا جائے گا۔ خاکسار نے اس میٹنگ کی رپورٹ ایک اخبار میں بھی شائع کروا دی تاکہ بات پکی ہو جاوے۔

عیسائیوں کی نئی جدوجہد

عرصہ زیر رپورٹ میں بہت سے عیسائی مشنوں نے مل کر فیصلہ کیا کہ چونکہ لوگ بائیبل اور عیسائیت سے دل برداشتہ ہو رہے ہیں۔ اسلئے ایک ہی پلیٹ فارم سے مختلف گرجاؤں کے پادری ہر ہفتہ کسی خاص موضوع پر لیکچر دیا کریں اور اسکے بعد پبلک کو سوالات کا موقع دیا جایا کرے گا اس سلسلہ میں انہوں نے ایک بہت بڑا اشتہار بعنوان "نائیجیریا مسیح کے لئے" بھی شائع کیا۔ خاکسار نے تین لیکچروں کے بعد سوالات کئے۔ جن کا خدا کے فضل سے نہایت اچھا اثر رہا۔ ان تین لیکچروں کے بعد ایک دو اور لیکچر کر کے یہ سلسلہ ختم کر دیا گیا۔ یہ لیکچر عیسائیوں کے لئے بہت مفید ثابت ہونے کی بجائے خدا کے فضل سے ہمارے لئے زیادہ مفید ثابت ہوئے۔ الحمد للہ

ایک ٹی پارٹی

جماعت کے ایک نہایت مخلص اور محنتی دوست مسٹر حسن فلشو جو لیگوس سے باہر کسی جگہ ملازم ہیں۔ ان کے لیگوس آنے پر خدام الاحمدیہ کی طرف سے ایک استقبالیہ ٹی پارٹی کا انتظام کیا گیا۔ ٹی پارٹی کے دوران میں پروگرام کے مطابق ایک خادم نے خدام الاحمدیہ کی غرض و غایت اور اس کی مختصر سی تاریخ بیان کی اور خاکسار نے حضرت امیر المومنین کی طرف سے گاہے گاہے نوجوانوں کو دی گئی ہدایات کو خدام کے سامنے پیش کیا اور ان پر عمل کرنے کی تلقین کی۔

کسی فرقے کو بُرے نام سے یاد کرنا منع ہے

"کوثر" اور "تسنیم" کا تضاد

(از عطاء الرحمن صاحب طاہر مولوی فاضل)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر یہ دعویٰ کیا۔ کہ میں مسیح موعود ہوں۔ اور مہدی معہود ہوں۔ تو آپ نے اپنے متبعین کے لئے حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احمدؐ نام سے اپنی جماعت کو موسوم کرتے ہوئے احمدی نام تجویز فرمایا۔ اور گورنمنٹ کو بھی لکھا۔ کہ میری جماعت کے لوگوں کو احمدی مسلمان لکھا جائے۔ (دیکھو مندرجہ تبلیغ ہدایت)

آپ کو علیحدہ نام تجویز کرنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی تھی۔ کہ مسلمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متبعین کہلانے میں تو فخر محسوس کرتے تھے۔ مگر آپ کے احکام اور ارشادات پر عمل پیرا نہ تھے۔ اور حقیقی اسلام سے بہت دور تھے۔ ان سے تمیز کرنا مقصود تھا۔ تا دنیا کو معلوم ہو سکے۔ کہ (احمدی) یہ لوگ واقعی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔ اور ان کے احکام کی پیروی کرتے ہیں۔ آپ نے اپنی جماعت کا نام احمدی تجویز کیا۔

اسی طرح ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اپنی کتاب "دعوۃ الامیر" کے صـ۲ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"چونکہ اس زمانہ میں مختلف لوگوں نے اپنے اپنے خیال کی طرف رجوع کرکے اپنے مختلف نام رکھ لئے ہیں۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ ان سے اپنے آپ کو ممتاز کرنے کے لئے کوئی نام اختیار کیا جاتا۔ اور بہترین نام اس زمانہ کی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے احمدی ہی تھا۔ کیونکہ یہ زمانہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے پیغام کی اشاعت کا زمانہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ احمد کی اشاعت کا زمانہ ہے۔ پس آپ کی سنت احمدیت کے ظہور کے وقت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس نام سے بہتر کوئی امتیازی نام اس وقت نہیں ہو سکتا تھا۔" (دعوۃ الامیر صـ۲)

مندرجہ بالا عبارت سے صاف طور پر واضح ہو جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ نے اپنا نام احمدی کس بنا اور کس نیت سے رکھا ہے۔ اور اسی نام کو وہ اپنے لئے پسند کرتی ہے۔ اور صحیح جانتی ہے۔

روزنامہ "تسنیم" لاہور ۹ مارچ "کوثر کی ڈاک" کے ذیل میں قاضی محمد زاہد الحسنی کا خط شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے پریس سے استدعا کی ہے۔ کہ احمدی لوگوں کو "مرزائی" پکارا جائے۔ کیونکہ از روئے میرزائیت ان کا لقب مرزائی ہی درست ہے۔ نیز لکھا ہے۔ کہ یہ "احمدی" اس لئے کہلاتے ہیں۔ تاکہ (حضرت) مرزا غلام احمد (صاحب) کی طرف منسوب ہوں۔ اور اصل میں یہ "احمد" مرزا غلام احمد (صاحب) کو مانتے ہیں۔ حالانکہ دعوت الامیر کی عبارت مندرجہ بالا سے اس امر کی تردید ہو جاتی ہے۔ جو کہ بالکل واضح ہے۔

پس کسی جماعت یا فرقہ کو اس کے اصلی "نام" سے جس کو وہ اپنے لئے پسند کرتی ہو نہ بلانا بلکہ دوسرے ناموں سے بلانا جنہیں وہ ناپسند کرتے ہوں۔ ناجائز ہے اگر ایسا درست ہے اور جائز ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ "اسلامی فرقہ" کے اخبار "کوثر" مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۴۹ء نے "سیر و سفر" کے عنوان کے نیچے اپنے بارے میں اس بات کو بُرا منایا ہے۔ اور کسی حنفی مولوی صاحب کے وعظ کا ایک حصہ بایں الفاظ درج کیا ہے:۔

"حضرت مولانا کے کرمہائے بے پایاں میں سے ایک کرم خاص یہ ارشاد تھا۔ کہ اگر کوئی شخص کسی "مودودیئے" کو قتل کردے گا۔ تو اس کو ستر شہیدوں کا ثواب ملے گا۔" (سہ روزہ کوثر ۳۰ ستمبر ۱۹۴۹ء)

اخبار مذکور نے "مودودیئے" کے سامنے بریکٹ ڈال کر یوں لکھا ہے۔ (مودودیئے سے جماعت اسلامی کے رکن سے مراد ہے۔ ان ھی الا اسماء سمیتموھا)

اب قارئین ملاحظہ فرمالیں۔ کہ ایک طرف تو "اسلامی فرقہ" والے اپنی اخبار میں یہ تجویز شائع کرتے ہیں۔ کہ احمدی نام کی بجائے "مرزائی" کہا جائے مگر دوسری طرف ان کو کوئی "مودودیئے" کے نام سے پکارتا ہے۔ تو ان کو یہ آیت "ان ھی الا اسماء سمیتموھا" یاد آجاتی ہے۔

کیا خوب "ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور"۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ ہر مسلمان کو اپنے دوسرے بھائی کے لئے وہی پسند کرنا چاہیئے۔ جو وہ اپنے لئے پسند کرے۔ کیا "اسلامی فرقہ" کے ارکان یہ گوارا کرتے ہیں۔ کہ ان کو "مودودیئے" کے نام سے پکارا جائے؟ اگر نہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ وہ جماعت احمدیہ کے لئے ان کا اپنا تجویز کردہ نام پکارنے سے حجاب محسوس کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے لئے ان کے اپنے تجویز کردہ نام "احمدی" سے ہی پکارنا اخلاقی فرض ہے۔ دانشمندوں نے کہا ہے ؏

ہرچہ برخود مپسندی بردیگراں مپسند

وما علینا الا البلاغ المبین۔

ہجری شمسی

معزز معاصر "امروز" کے عید میلاد النبی کے مضامین بہر رنگ دلچسپ اور معلومات افزا تھے منجملہ ایک مضمون جناب الیاس ہارون الیاس کا ہجری شمسی سنہ کی ترویج و اشاعت کے متعلق بھی ہے۔ صاحب مضمون نے توجہ دلائی ہے۔ کہ مسلمان شمسی سنہ کے استعمال میں عیسوی سنہ کے کیوں محتاج رہیں۔ بلکہ مسلمانوں کو اسلامی ہجری شمسی سنہ کو اپنانا اور اسکی ترویج و اشاعت کرنا چاہیئے۔

خداوند کریم کی عنایات بے پایاں کا جس قدر بھی شکر یہ ادا کریں۔ کم ہے۔ کہ اس نے جماعت احمدیہ کی باگ ڈور ایسے ہاتھوں میں دی ہے۔ کہ وہ ہستی ضروریات زمانہ کو اپنی دوربین نگاہوں سے بہ تائید الٰہی مدت پہلے ہی بھانپ لیتی ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا عمل ہجری شمسی سنہ کے بارہ میں بھی مسابقت کی روح اپنے اندر رکھتا ہے۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے۔ کہ قریباً دس سال پیشتر حضور نے ہجری شمسی سنہ کی ترویج و اشاعت کے لئے مرحوم مولوی اسماعیل صاحب فاضل کی زیر نگرانی ایک کمیٹی قائم کی۔ جنہوں نے حضور کی قیمتی ہدایات کے پیش نظر عمیق مطالعہ اور دقیق محنت کے بعد ہجری شمسی سنہ کا نقشہ قائم کیا۔ یہ سنہ ہجرت مدینہ کے واقعہ سے شروع ہوتا ہے۔ اور جماعت احمدیہ اپنے اخبارات و رسائل میں اس سنہ ہجری شمسی کا استعمال کر رہی ہے۔ تسمیہ شہور کے لئے ایسے بارہ واقعات کو لیا گیا ہے۔ جو ان بارہ ماہ میں وقوع پذیر ہوئے۔ ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں:۔

صلح (جنوری) تبلیغ (فروری) امان (مارچ) شہادت (اپریل) ہجرت (مئی) احسان (جون) وفا (جولائی) ظہور (اگست) تبوک (ستمبر) اخاء (اکتوبر) نبوت (نومبر) فتح (دسمبر)

ہم معزز معاصر امروز اور ہجری شمسی سنہ کے متعلق صاحب مضمون کی خدمت میں باادب عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ بھی اس ہجری شمسی سنہ کو اپنائیں۔ تفصیل کے لئے احمدیہ جنتری ملاحظہ فرمائیں۔

بالآخر ہم خداوند کریم کا لاکھ لاکھ شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ اس نے ہماری باگ ڈور ایسے ذکی اور فہیم انسان کے ہاتھوں میں دی ہے۔ جس کے متعلق اس نے پہلے ہی بشارت دیدی تھی۔ کہ "وہ ظاہری اور باطنی علوم سے پُر کیا جائے گا۔"

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

خاکسار شیخ غلام مجتبیٰ (احمدی)

ضروری اعلان

مقامی احباب کی سہولت کے لئے انتظام کیا گیا ہے۔ کہ انہیں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تازہ ترین تصنیف "اسلام اور ملکیت زمین" ربوہ سے منگوانے کی بجائے لاہور میں ہی دستیاب ہوتی رہے۔ چنانچہ احباب یہ نادر تصنیف "مکتبہ تحریک" متصل دیوار یونیورسٹی انارکلی لاہور سے طلب فرما سکتے ہیں۔ اس طرح ڈاک کا خرچ بھی بچ رہے گا۔ چاہیئے کہ احباب اولین فرصت میں ایک ایک جلد خرید فرمالیں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ پھر مہینوں دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے۔

(منیجر "مکتبۂ تحریک" لاہور)

درخواستہائے دعاء

(۱) خاکسار کی بیوی عرصۂ دو سال سے عارضہ کھانسی بیمار چلی آرہی ہے۔ اب حالت زیادہ خراب ہوگئی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ الٰہی بخش ٹرینی کلرک کراچی شہر

(۲) ۱۳/۳/۵۰ بروز سوموار میری اہلیہ صاحبہ کا سر گنگا رام ہسپتال میں گلے کا اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب اپریشن کے کامیاب ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ عبدالقادر خان۔

(۳) بندہ کو سر میں چوٹ آنے کے سبب سے آنکھوں کی بینائی کافی کمزور ہو چکی ہے۔ اب چوٹ کو تو آرام ہے۔ مگر آنکھوں کی تکلیف بدستور ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار عبداللطیف صراف جڑانوالہ۔

چندہ تعمیر مسجد امریکہ کیلئے لاہور کی احمدی مستورات کی سرگرمیاں

چندہ مسجد امریکہ جمع کرنے کے لئے لجنہ اماء اللہ لاہور کا جلسہ بروز سوموار بمقام رتن باغ منعقد ہوا۔ اس میں تلاوت قرآن مجید کے بعد خاکسارہ نے جلسہ کی غرض وغایت کو بیان کیا۔ اس کے بعد سیدہ حفیظ الرحمن صاحبہ قمر نے ایک پر جوش تقریر کی جس میں انہوں نے بتایا۔ کہ قوم قربانی سے بنتی ہے۔ عورت کی قربانی کے بغیر مرد کی قربانی ادھوری ہے۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا گھر بنانے کے لئے صرف عورت کو ہی دعوت دی گئی ہے۔ گویا کہ عورت کی ناچیز اور حقیر قربانیوں سے ظلمت و تاریکی کے پردوں کو تار تار کیا جا رہا ہے۔ نیز انہوں نے مثالوں سے واضح کیا۔ کہ یہ مال و متاع ہمارے نہیں ہیں۔ بلکہ خدا کے ہیں۔ اس سے تجارت کر کے ہمیں اس کے مال کو اسے لوٹانا چاہیئے۔ تا ہمارے مال میں برکت ہو۔ کیونکہ آخر ہم اسی کے ہیں۔ نیز انہوں نے کہا۔ جب ہم خدا تعالیٰ کا گھر بنا رہے ہیں۔ تو ضرور جنت میں ہمارا گھر بھی خدا بنا رہا ہوگا۔ آخر میں انہوں نے دعا کی۔ کہ اے خدا عورت آج تیرا گھر بنانے کے لئے میدان میں اکیلی آئی ہے۔ تو اپنے فضلوں سے اسے کامیاب و کامران لوٹانا۔ آمین۔

بعدہٗ چندہ وصول کئے گئے اور وعدے لکھے گئے جو خدا کے فضل سے ڈیڑھ ہزار کے قریب ہوئے۔ کچھ تو وصول ہو گئے۔ اور بعض بہنوں نے زیورات کی بھی قربانی کی۔

چونکہ لاہور کی سب بہنیں اس جلسہ میں شامل نہ تھیں۔ اس لئے اب حلقوں کا دورہ کیا جا رہا ہے۔ ان عزیز بہنوں سے مؤدبانہ التماس ہے۔ جو حلقوں میں بھی شامل نہیں کہ ہماری مدد فرماتے ہوئے اپنے مردوں کے ہاتھ وعدے یا چندے خاکسارہ کو مسجد احمدیہ کے پتہ پر پہنچا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (امۃ اللہ صدر لجنہ اماء اللہ لاہور)

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں دعوت کی ایک تقریب

چنیوٹ ۹ مارچ:- آج سہ پہر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے میٹرک کے امتحان میں شامل ہونے والے طلباء کے اعزاز میں جماعت نہم کی طرف سے الوداعی پارٹی دی گئی جس میں کم و بیش ربوہ میں مقیم احمدی بزرگان و مبلغین سلسلہ و دیگر اراکین صدر انجمن احمدیہ کے علاوہ جملہ عمائدین حکومت مقامی اور معززین شہر تقریباً یکصد پچاس کی تعداد میں شریک ہوئے۔ پارٹی کا انتظام سکول کے ہال کمرہ میں کیا گیا تھا۔ جو تصاویر اور قطعات سے ہر طرح مزین تھا۔ سامنے کی میز پر محترم سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر کے ساتھ مکرم سید باقر حسین شاہ صاحب تحصیلدار چنیوٹ، مکرم شیخ صلاح الدین صاحب انسپکٹر پولیس اور تحصیلدار صاحب آبادکاری تشریف فرما تھے۔

ساتھ کی میزوں پر معززین غیر احمدی مہمانوں کے ساتھ ساتھ موجود الوقت مبلغین بیرونی ممالک تشریف فرما تھے۔ ہر مبشر کی جائے نشست کے پیچھے اس کے علاقہ تبلیغ کو نمایاں طور پر لکھ کر دیوار کے ساتھ چسپاں کر دیا گیا۔ مجلس کا آغاز عزیز عبد الرشید غالب طالب علم جماعت ہشتم کی تلاوت سے ہوا۔ جس کو بعد میں مکرم صالح محمد صاحب سب انسپکٹر پولیس نے اپنی طرف سے پانچ روپیہ بطور انعام عنایت فرمایا۔ پھر مقبول احمد جماعت دہم نے نہایت خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ اس کے بعد محترم ہیڈ ماسٹر صاحب نے اس اجلاس کی غرض و غایت بیان کی اور نذیر احمد طالب علم جماعت نہم نے طلبا جماعت دہم کو مختصراً ایڈریس پیش کیا۔ اس کا جواب طلباء دہم کی طرف سے عزیز عبد اللہ عثمان عمر نے مفصل اور واضح طور پر پیش کیا۔ اس ایڈریس میں ان فیوض کا مختصراً ذکر کیا گیا تھا جو طلبہ سکول تعلیم و تربیت کے رنگ میں سکول سے حاصل کر رہے ہیں۔

بعد میں محترم سید محمود اللہ شاہ صاحب نے مہمانوں سے خواہش کی۔ کہ ان میں سے جو دوست پسند کریں طلباء کو مناسب ہدایات و نصائح سے متمتع فرما دیں چنانچہ محترم تحصیلدار صاحب۔ محترم مولانا ابو العطاء صاحب، محترم حکیم فضل الرحمن صاحب سابق مبلغ افریقہ، مکرم رشید احمد صاحب امریکن اور محترم السید عبد الحمید ابراہیم صاحب مصری نے طلباء کو پند و نصائح سے اور حاضرین کو دینی اسلام کے متعلق تڑپ سے متعارف کرایا۔ اس طرح یہ محفل خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت مفید اور کامیاب ثابت ہوئی۔

چائے نوشی اور محترم سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر کے شکریہ کے بعد آپ کی درخواست پر محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب نے حاضرین سمیت طلباء کی کامیابی کے لئے لمبی دعا فرمائی۔ اور مجلس برخواست ہوئی۔

سکول کی طرف سے امسال امتحان میٹرک میں ۶۵ طلباء شامل ہو رہے ہیں۔ پچھلے سال خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ سکول صوبہ بھر میں اول نمبر پر رہا تھا۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سابقہ روایات کو برقرار رکھنے کی توفیق بخشے اور ہماری کمزوریوں کی پردہ پوشی اپنے خاص فضل و کرم سے فرمائے۔ (نامہ نگار)

درخواست دعا

احباب کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست ہے۔ کہ میری والدہ محترمہ چند روز سے سخت علیل ہیں۔ احباب ان کی درازی عمر اور کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔
(خاکسار۔ ایم۔ آئی۔ حق بٹالہ واٹرلیس اوورسیز گراؤنڈ۔ آر۔ پی۔ اے۔ ایف۔ ماڑی پور۔ کراچی)

نقشہ بیعت بابت جنوری و فروری ۱۹۵۵ء

عرصہ زیر رپورٹ میں پاکستان و ہندوستان میں ۳۳۰ افراد اور ممالک غیر میں ۱۱۶ احباب احمدیت میں داخل ہوئے تفصیلی نقشہ درج ذیل ہے۔ (انچارج بیعت)

سکونت نو مبائعین	تعداد بیعت
ضلع سرگودھا	
[illegible]	۲
چک [illegible]	۲
چک نمبر ۱۳۲	۴
〃 نمبر ۳۵ ر	۱
〃 نمبر ۲۱ ر	۱
〃 نمبر ۸۶ ر	۱
〃 نمبر ۴۷ ر	۱
〃 نمبر ۸۱	۱۰
〃 نمبر ۳۶ ر	۱
سید لو	۱
رتو کالا	۱
چوگی والا	۱
سرگودھا	۲
مٹھہ ٹوانہ	۱
بھوکہ نزد روڈہ	۵
ہجکہ نزد بھیرہ	۱
چک نمبر ۳۱ ر	۲
میزان	۳۸
ضلع سیالکوٹ	
سیالکوٹ	۶
لواوے	۴
بانگے	۳
دریا پور	۱
رتکر گڑھ	۱
بانکے	۱
سیالکوٹ چھاؤنی	۱
پیرو چک	۱
بھڈیار	۱
بہلول پور	۱
داتہ زید کا	۱
[illegible] پور	۱
دتہ [illegible] داد کی	۱
منجھیالہ	۱
کوٹلی سیچاں	۸
ڈسکہ کلاں	۳
میزان	۳۵
ضلع لائلپور	
لکھن چک نمبر ۲۰۰ ر	۴

سکونت نو مبائعین	تعداد بیعت
جڑانوالہ	۲
چک نمبر ۱۹۱ ر	۴
لائل پور	۱
پنڈی چری	۱
چک نمبر ۵۵۹ ر	۱
ہرچن پور	۱
چک نمبر ۵۶۸ ر	۱
چک جھمرہ	۱
〃 نمبر ۶۹ ر	۱
〃 نمبر ۳۷ ر	۱
〃 نمبر ۳۳۲ ر	۱
〃 نمبر ۱۴۷ ر	۳
〃 نمبر ۱۱۹ ر	۴
میزان	۲۷
ضلع جھنگ	
ربوہ	۶
چنیوٹ	۹
سمندری	۱
کوٹ قاضی	۱
گرداہ	۱
ڈب کلاں	۲
چک نمبر ۵ ر گگھا	۲
میزان	۲۲
ضلع لاہور	
لاہور	۱۳
مغل پورہ	۱
پتوکی	۱
ہڈیارہ	۱
جوڑہ	۲
میزان	۱۸
ضلع گجرات	
بارموسے	۱
چھالیسہ	۱
لالہ موسیٰ	۱
کنجاہ	۱
کھیوہ	۱
کھدایالہ	۱

سکونت نو مبائعین	تعداد بیعت
کوٹ شمس	۱
رشادیوال	۱
سماعیلہ	۱
ملیانی	۱
کھاریاں	۲
لستو والی	۱
عالم گڑھ	۱
چک سکندر	۳
میزان	۱۳
ضلع منٹگمری	
دیپال پور	۱
چک نمبر ۲۳ ر ج بی	۷
اوکاڑہ	۲
چک نمبر ۹۰ ر ۱۵۰	۱
میزان	۱۱
ضلع شیخوپورہ	
چک ہوڑو نمبر ۱۸ ر	۱
چک نمبر ۲۹۲ ر	۱
سانگلہ ہل	۴
نظام پورہ	۱
کوٹ دیال داس	۱
میزان	۸
ضلع گوجرانوالہ	
کولو تارڑ	۱
بوٹڑ کلاں	۱
گکھڑ	۱
دام نگر	۱
گوجرانوالہ	۱
ترگڑی	۲
باہمنیاں	۱
میزان	۸
ضلع راولپنڈی	
ٹہڑی	۱
راولپنڈی	۱
واہ کیمپ	۳
میزان	۵

درخواست دعا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ و درویشان قادیان و احباب سے درخواست ہے کہ میرے پیارے بھائی سید محمد یوسف سلمہٗ ۲۰ مارچ کو تعلیم الاسلام ہائی سکول سے میٹرک کے امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ ان کی اعلیٰ نمبروں پر کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میری ہمشیرہ سلیمہ بیگم عرصہ سے بیمار ہے۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ (خاکسارہ بنت سیدہ سلیم شاہ کنٹری فیکٹری وزیر آباد)
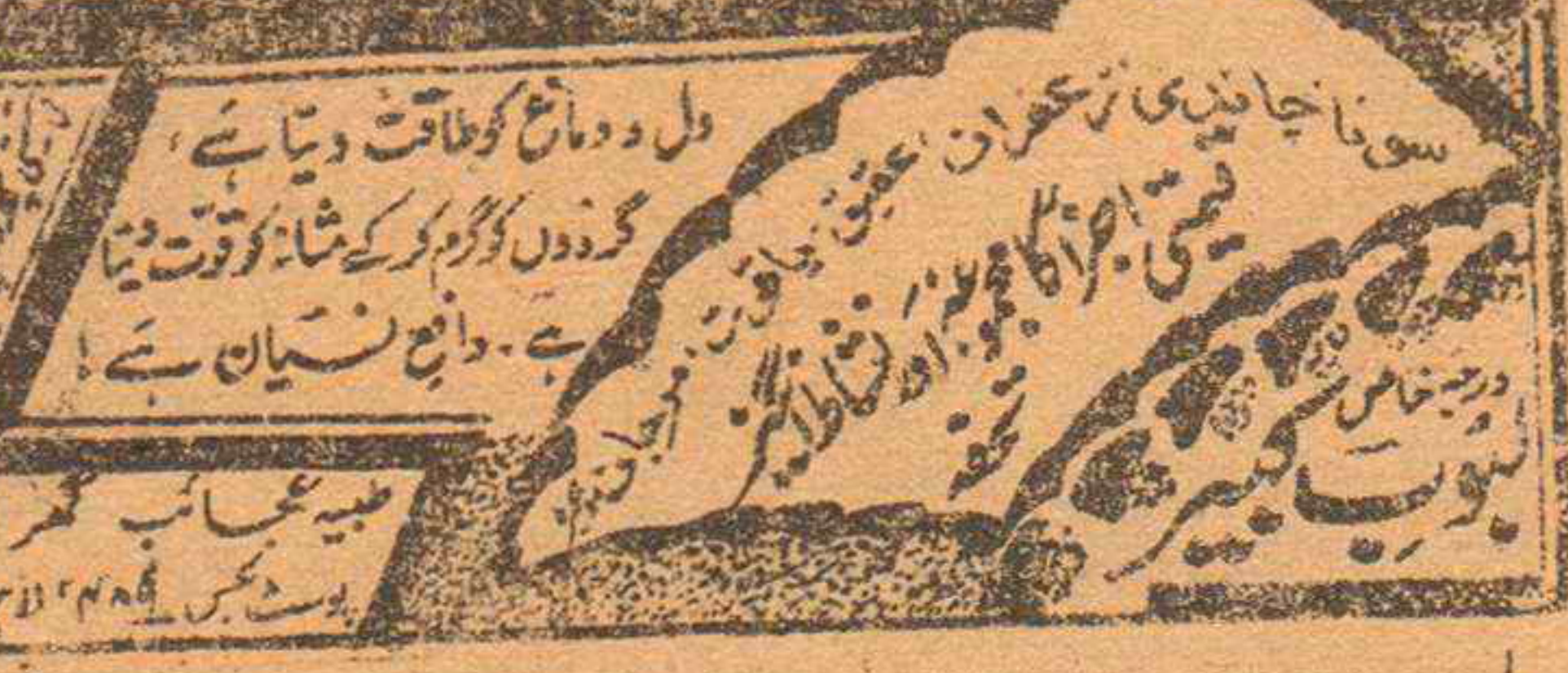
ولادت

اللہ تعالیٰ نے میرے بڑے بھائی چوہدری محمد طفیل صاحب ولد ماسٹر چراغ محمد صاحب آف کھارہ کے ہاں پہلا فرزند مورخہ ۲/۵ کو عطا فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ نومولود کیلئے دعا فرمادیں کہ وہ خادم دین اور درازیٔ عمر والا ہو۔
ع۔ العزیز واقف زندگی

ایک نہایت ضروری اعلان منجانب دار القضاء

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ایسے جرائم جو حدود شرعیہ کے نیچے آتے ہیں بالخصوص وہ جرم جو ان میں سے نہایت ہی اہم اور نازک جرم ہے۔ یعنی الزام بدکاری ان کی تفتیش و تحقیق اسلامی نقطۂ نگاہ کے مطابق پبلک کے افراد نہیں کر سکتے۔ چاہے وہ کتنی بھی بڑی شخصیت کے مالک ہوں۔ بلکہ ایسے الزامات کی تحقیق صرف امام وقت یا ان کا مقرر کردہ صیغہ دار القضاء ہی کر سکتا ہے اور مستند تاریخ اسلامی میں کوئی ایک مثال بھی اس کے خلاف نہیں پائی جاتی۔

ناظم قضاء

مطالبات قرضہ کے متعلق ایک ضروری اعلان منجانب دار القضاء

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اعلان مندرجہ اخبار الفضل کے مطابق جن احباب نے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض افراد سے اپنے قرض کے مطالبات دار القضاء میں بھجوا دیئے ہیں۔ ان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بموجب ارشاد حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اب ان کا حق قائم ہو گیا ہے جب بھی مناسب وقت پر چاہیں گے۔ دار القضاء ان کے مطالبات کی سماعت شروع کر دے گا۔ اور اگر وہ چاہتے ہیں کہ ابھی سماعت کی جائے تو اطلاع بھیجدیں۔ تا کارروائی شروع کر دی جائے اور اگر وہ انتظار کرنا چاہیں۔ یا متعلقہ افراد سے براہ راست کوئی سمجھوتہ اور تصفیہ کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔ دار القضاء اس وقت مزید ضروری کارروائی کریگا جب متعلقہ احباب ایسا کرنے کے لئے اطلاع دیں گے۔

نوٹ:۔ فرداً فرداً بھی یہ اطلاع احباب کو دی جا رہی ہے۔

(ناظم قضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

مجلس مشاورت کے موقع پر تاجروں کی میٹنگ

چند ایک تاجر احباب نے خواہش کی ہے کہ مجلس مشاورت کے موقع پر تاجروں کی ایک میٹنگ بلائی جائے۔ جس میں اس بات پر باہم مشورہ سے غور کیا جائے کہ جماعت کی تجارتی اور صنعتی ترقی کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ جماعت اور نظام سلسلہ اپنی انفرادی اور اجتماعی حیثیت سے ایک دوسرے کی کس طرح مدد کر سکتے ہیں۔

اس میٹنگ کے انعقاد کا فیصلہ کرنے سے پہلے میں چاہتا ہوں۔ کہ کچھ اور تاجر احباب مندرجہ بالا میٹنگ کی ضرورت اور اہمیت کے بارہ میں اپنی رائے سے اطلاع دیں۔ اور اپنے خیالات تحریر کریں۔ جو اس میٹنگ میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ تا اندازہ لگایا جا سکے۔ کہ اس بارہ میں جماعت کے اندر کہاں تک بیداری ہے۔ اور اس کے فوائد کیا ہوں گے۔

مشاورت کے دن بہت قریب آ رہے ہیں۔ اس لئے ضرورت ہے کہ احباب ہفتہ کے اندر اندر اپنے خیالات سے مجھے اطلاع دیں۔ تا اس میٹنگ کے انعقاد کے بارہ میں اعلان کر دیا جائے۔

اگر اس میٹنگ کے انعقاد کا فیصلہ ہو گیا۔ تو پھر اُمید ہے۔ کہ ہماری درخواست پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی تاجران کی اس مجلس کو خطاب کریں گے۔

وکیل التجارت تحریک جدید جودھامل بلڈنگ پوسٹ بکس ۲۳۶ لاہور

ہندوستانی نمائندے کا بیان قرارداد کی سپرٹ کے منافی ہے

سلامتی کونسل میں چوہدری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان کی تقریر

لیک سکیس ۱۶ مارچ کل رات حفاظتی کونسل نے ۴ حکومتوں کی مشترک قرارداد منظور کر لی۔ پاکستان نے اس قرارداد کو منظور کر لیا ہے۔ لیکن ہندوستان کی طرف سے کہا گیا ہے کہ اسے قرارداد تو منظور ہے لیکن اسے کشمیر سے فوجیں نکالنے کے طریقے اور اس کے اوقات کے بارے میں اپنا حق محفوظ رکھنے کا اختیار ہے۔ ہندوستان کی اس ہٹ دھرمی کی وجہ سے کشمیر کمشن کے کام میں بھی تعطل پڑا تھا۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے کونسل کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستانی نمائندے نے کونسل کے پہلے اجلاس میں کہا تھا کہ کشمیر سے فوجیں نکالنے کے سوال پر بعد میں فریقین میں مفاہمت ہو جائیگی لیکن ہندوستانی نمائندے کا یہ بیان قرارداد کے مفہوم کے بالکل منافی ہے۔ فوجیں نکالنے سے متعلق قرارداد کی یہ دفعہ کشمیر کمیشن کی دونوں قراردادوں پر مبنی ہے اور پاکستان اور ہندوستان ان دونوں کو منظور کر چکے ہیں۔ شمالی علاقوں کے انتظامات میں تبدیلی کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جنرل مکناٹن کی تجاویز میں صاف طور پر کہا جا چکا ہے کہ وہاں کا انتظام یو۔ این۔ او کی نگرانی میں مقامی حکام ہی کریں گے۔

کل رات حفاظتی کونسل میں مسئلہ کشمیر پر از سر نو بحث ہوئی۔ اور آخر کار چار حکومتوں کی مشترک قرارداد منظور کر لی گئی۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ دونوں حکومتوں میں مصالحت کرانے کی غرض سے کشمیر کمیشن کی بجائے اقوام متحدہ کا ایک واحد نمائندہ مقرر کر دیا جائے قرارداد کے حق میں ۸ ووٹ آئے ایک رکن نے قرارداد کی مخالفت کی۔ بھارت اور یوگوسلاویہ نے ووٹ نہیں دیئے۔ روس کا نمائندہ اجلاس میں موجود ہی نہیں تھا۔ کیونکہ روس نے ۱۳ جنوری سے نیشنلسٹ چین کے نمائندے کی موجودگی کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے کونسل کا مقاطعہ کر رکھا ہے۔ رائے شماری کے بعد کونسل کے صدر ڈاکٹر ڈ روتنے نے اعلان کیا کہ کونسل کا اگلا اجلاس اگلے ہفتے کے کسی دن منعقد کیا جائے گا۔ تاکہ کو موقع دیا جائے کہ وہ اپنا واحد نمائندہ مقرر کر سکے اس وقت تک کونسل کے ارکان اس مسئلے پر غور و خوض کر سکینگے

اجلاس کے آغاز میں کونسل کے صدر نے چوہدری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان اور کشمیر کمیشن کے ارکان سے التماس کی کہ وہ کونسل کی میز پر بیٹھیں لیکن وہ کشمیر سے فوجیں نکالنے اور اس کے موقف کے بارے میں اپنا حق محفوظ رکھے گی۔

اس کے بعد چوہدری محمد ظفر اللہ خاں تقریر کے لئے اٹھے۔ آپ نے کہا کہ حکومت پاکستان نے چار ملکوں کی مشترک قرارداد منظور کرنے کا اعلان کر دیا ہے اور وہ اسکے مفہوم کی تکمیل کے لئے یو۔ این۔ او سے پورا تعاون کرنے کی کوشش کرے گی۔ آپ نے کونسل کو یاد دلایا کہ چار حکومتوں کی مشترک قرارداد کی بنیاد جنرل مکناٹن کی تجاویز پر رکھی گئی ہے۔ اور حکومت پاکستان جنرل مکناٹن کی تجاویز کو بھی منظور کر چکی تھی۔ جنرل مکناٹن کی تجاویز واضح کر رہی ہیں کہ فریقین کا اصل مقصد یہ ہے کہ کشمیر میں منصفانہ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری کے ذریعے وہاں کے عوام سے ان کے مستقبل

کا فیصلہ کرایا جائے۔ اب سوال یہ ہے کہ اس مقصد کو کیسے حاصل کیا جائے اور کس طرح عملی اقدام اختیار کیا جائے۔ مسٹر راؤ نے کونسل کے گذشتہ اجلاس میں قرارداد کے ایک فیصلے کے بارے میں ایک بیان دیا تھا۔ جس کا مفہوم یہ تھا کہ فریقین میں فوجوں کے نکالنے کی جو دفعہ رکھی گئی ہے۔ وہ ۱۵ اگست ۱۹۴۸ء اور جنوری ۱۹۴۹ء کی قراردادوں پر مبنی ہے جو اس سے پیشتر کشمیر کمیشن منظور کر چکا ہے . . . . اور جسے دونوں حکومتیں پہلے ہی منظور کر چکی ہیں۔

ہندوستان کے نمائندے نے اعلان کیا۔ کہ ہندوستان قرارداد کو منظور کرتا ہے۔ البتہ اسے ریاست سے فوجیں نکالنے کے طریقے اور اس کے وقت کے بارے میں اپنا حق محفوظ رکھنے کا اختیار ہوگا۔ یاد رہے حق محفوظ رکھنے کے اسی اقدام کی وجہ سے کشمیر کمیشن کے کام میں تعطل پڑا تھا۔ حفاظتی کونسل کے ارکان کو امید ہے۔ کہ کمیشن کی جگہ ایک نمائندے کے تقرر کی وجہ سے یہ مشکلات دور ہو جائیں گی۔

کونسل کے صدر نے کہا کہ میں پچھلے اجلاس کی طرح سب سے پہلے ہندوستان کے نمائندے کو دعوت دوں گا۔ تاکہ وہ بتا سکیں کہ ان کی حکومت کی طرف سے انہیں کیا ہدایات دی گئی ہیں۔ چنانچہ آپ نے سر بی این راؤ کو تقریر کرنے کے لئے کہا۔ سر بی۔ این۔ راؤ نے کونسل میں ایک بیان پڑھ کر سنایا۔ جس میں مرقوم تھا کہ حکومت ہند نے برطانوی نمائندے سر ٹیرنس شان کا وہ وضاحتی بیان غور سے پڑھا ہے۔ جو انہوں نے چار ملکوں کی قرارداد کے بارے میں دیا تھا۔ آپ نے کہا کہ حکومت ہند کو قرارداد کے الفاظ پر اتفاق ہے

چوہدری صاحب نے کہا کہ اب یہ معاملہ شک و شبہ سے بالا تر ہو چکا ہے۔ مسٹر راؤ نے جو تشریح کی ہے۔ وہ کسی صورت میں قابل قبول نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ یہ تشریح ساری قرارداد کی زبان اور اس کی سپرٹ کے بالکل منافی ہے

چوہدری صاحب نے کہا کہ امر مسلم ہے کہ جنرل میکناٹن کی تجاویز کو موجودہ قرارداد کی بنیاد قرار دیا گیا ہے۔ اور جنرل میکناٹن کی قرارداد میں صاف طور پر کہہ دیا گیا تھا کہ شمالی علاقوں کا نظم و نسق یو۔ این۔ او کی نگرانی میں مقامی افسروں ہی کی وساطت سے عمل میں آنا چاہیئے۔ جب کشمیر میں فریقین کا مقصد صرف یہ ہے۔ کہ آزادانہ رائے شماری کے ذریعے عوام کی رائے معلوم کی جائے کہ وہ پاکستان میں شامل ہونے کے متمنی ہیں یا ہندوستان میں۔ تو ایسے حالات میں یو۔ این۔ او کو سختی کے ساتھ اسی مقصد کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ اور اس سے بھٹکنا نہیں چاہیئے۔

امیر سعود کی شاہ افغانستان سے ملاقات

قاہرہ ۱۶ مارچ۔ سعودی عرب کے ولیعہد امیر سعود علاج کی غرض سے یہاں آئے ہیں۔ شاہ افغانستان نے مصر سے سعودی عرب روانہ ہونے سے پہلے امیر سے ان سے ملاقات کی۔ فضائی مستقر پر امیر کا استقبال علی رشید پاشا وسٹ چیمبرلین نے کیا جو شاہ فاروق کی نمائندگی کر رہے تھے۔ (اسٹار)

تار اور ڈاک ملازم ہڑتال نہیں کریں گے

لاہور ۱۵ مارچ۔ محکمہ ڈاک و تار کے ملازمین نے آج ہڑتال کا نوٹس واپس لے لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ فیصلہ محکمہ ڈاک و تار کے ملازمین کی چار تسلیم شدہ جماعتوں کی ایک مشترکہ مجلس عمل کے اس جلسہ میں کیا گیا جس میں پنجاب اور صوبہ سرحد کی یونینوں کے ۴۵ نمائندوں نے شرکت کی ہڑتال کا نوٹس واپس لینے کا فیصلہ ۱۲ کے مقابلہ میں ۳۳ آراء کی اکثریت سے کیا گیا۔

مجلس عمل نے اس ضمن میں جو قرارداد منظور کی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ رائے عامہ کے دباؤ اخبارات کے مشورے اور نازک سیاسی صورت حالات اور مملکت کے ساتھ وفاداری کے جذبہ کے پیش نظر اس وقت ہڑتال کا نوٹس واپس لیکر حکومت کو مطالبات پر غور کرنے کیلئے ایک ماہ کی مہلت دی جائے۔ قرارداد میں توقع ظاہر کی گئی ہے کہ حکومت قلیل تنخواہ دار ملازمین کے ساتھ انصاف کرے گی اور ان کے جائز مطالبات پر ہمدردی کے ساتھ غور کرے گی۔ اور اس سنگدلانہ سلوک کا اعادہ نہیں کیا جائیگا جو ۱۹۴۹ء میں ہمارے ساتھ روا رکھا گیا۔ اس کے بعد جنرل پوسٹ آفس کے وسیع میدان میں قلیل تنخواہ والے ملازموں کا ایک جلسہ عام ہوا۔ اس میں بھی بعض کمیونسٹ ارکان کی مزاحمت کے باوجود ہڑتال کا نوٹس واپس لینے اور حکومت کو مزید ایک ماہ کی مہلت دینے کا فیصلہ کیا گیا۔

بقیہ صفحہ ۳

نظریہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ بلکہ ان آیات کو محض اپنے من گھڑت نظریہ کا تقدس قائم کرنے کے لئے یہاں لکھ دیا گیا ہے۔ تاکہ پڑھنے والے سمجھیں۔ کہ آپ کا من گھڑت نظریہ قرآن کریم سے مستنبط ہوتا ہے۔ اگر آپ مندرجہ بالا آیات کے ٹکڑوں کو قرآن کریم میں ان کے سیاق و سباق میں رکھ کر پڑھیں گے۔ تو آپ کو مودودی صاحب کی چابک دستی کی داد دینا پڑے گی۔ اور آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ کس طرح ایک ہوشیار اور تیز طبع انسان آیات کے ٹکڑے علیحدہ کر کے لا تقربوا الصلوٰۃ کی طرح صلوٰۃ کے عین خلاف استدلال کر سکتا ہے۔

اب غور فرمایئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ انبیاء اور ان کی جماعتیں واعظین اور مبشرین ہوتے ہیں۔ مگر مودودی صاحب فرماتے ہیں نعوذ باللہ یہ سراسر غلط ہے وہ واعظین اور مبشرین نہیں ہوتے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ نبی داروغہ یا خدائی فوجدار نہیں ہوتے۔ مودودی صاحب فرماتے ہیں۔ یہ بھی نعوذ باللہ سراسر غلط ہے وہ ضرور خدائی فوجدار ہوتے ہیں۔

نعیم صدیقی صاحب کوثرین مودودی صاحب کی راہنمائی کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"آخر خدا کے دین کا کونسا جزو ہے
جسے اس راہنمائی نے ساقط
کیا ہے۔ اور جس کی کمی مرزا غلام احمد
(علیہ السلام) کو نبی ماننے بغیر پوری
نہیں ہو سکتی"

دین کے کسی جزو ساقط کرنے کا کیا سوال ہے۔ مودودی صاحب کی تحریک تو بنیادی طور پر ہی اس کے بالکل الٹ ہے جس کا نام اللہ تعالےٰ نے دین السلام رکھا ہے۔ اسکو اشتراکیت یا فاشزم جو چاہو کہہ لو۔ مگر اسکو اسلام نہ فرمایئے۔ انہوں نے اسلام کا صرف کوئی ایک جزو ہی ساقط نہیں کیا۔ انہوں نے تو وہ کہا ہے۔ جو قرآن کریم خدا تعالےٰ کے کلام اسلام کی الکتاب کی تعلیم کے بالکل متضاد ہے۔ نعیم صاحب اس پر بھی پوچھتے ہیں۔ کہ اب نبی کی کیا ضرورت ہے۔ (باقی)

ایران اور بھارت کے درمیان معاہدہ

طہران ۱۶ مارچ۔ یہاں ایران اور بھارت کے درمیان ایک دوستانہ معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ (اسٹار)